☆۔دین کی اولین بنیاد۔☆

(۷)

قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاۃ والسلام علی رسول الله

بڑی غلط فہمی: آنحضور ﷺ کے فرامین کی روشنی میں زمانہ آپ ﷺ کے دورِ مبارک سے جس قدر دور ہوتا چلا جائے گا اُسی قدر شاہراہِ حق سے لوگ دور ہوتے جائیں گے اور دین میں بگاڑ بڑھتا چلا جائے گا۔ایسی ہی صورت حال قرآن مجید کے حوالے سے بھی واقع ہوئی ہے۔فی زمانہ مسلمان بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں، وہ قرآن فہمی کو ضروری نہیں سمجھتے،اکثریت کے خیال میں: ''نجات یافتہ ہونے کیلئے صوم وصلوٰۃ سمیت دیگر ضروری احکامات پر عمل پیرا ہونا کافی ہے جبکہ قرآن سے آگہی نجات کیلئے ضروری نہیں۔''

ان پڑھ لوگ تو شاید عذر پیش کر سکیں لیکن تعلیم یافتہ لوگ دستورِ حیات سے دور رہ کر بروز قیامت کیا عذر پیش کریں گے.....؟ بہرکیف اس غلط فہمی کے ازالے کیلئے عقلی اور نقلی دونوں دلائل پیش خدمت ہیں تاکہ جو بچنا چاہیں موت سے پہلے پہلے جلد آگہی حاصل کر سکیں۔

عقل وبصیرت کی رو سے: دین ''عقائد اور اعمال'' کے مجموعے کا نام ہے جسکا کامل بیان قرآن و سنت میں موجود ہے۔نجات کیلئے عقائد اور اعمال دونوں کا درست ہونا ناگزیر ہے۔اگر اعمال ٹھیک نکلے لیکن عقائد ونظریات خالق کی ہدایات کے خلاف ہوئے تو کیا بنے گا....؟ ہمارے عقائد ونظریات دستورِ حیات کی بجائے اپنے اپنے پسندیدہ اکابرین کے مطابق ہیں۔اگر علماء حضرات اخلاص اور سچائی کا دامن تھامتے ہوئے مسالک کے بجائے اسلام کے علمبردار ہوتے تو قرآن کا درست پیغام عوام تک پہنچ جاتا اور شاید بچت کی صورت نکل آتی ،لیکن الا ماشاء اللہ علماء تو خود اپنے اپنے فرقوں کے احیاء کی خاطر ایک دوسرے کی نفی کر رہے ہیں، ہر ایک کے نزدیک حق بات صرف وہی ہے جو اسکے فرقے کے موافق ہے۔ان حالات میں فرقوں کا دین اور پیغام تو عوام تک پہنچ سکتا ہے لیکن قرآن اور اسلام کا پیغام شاید نہیں۔وہ چیز جسے اللہ نے بطور دستورِ حیات دیا ہو،اس سے دور رہ کر زندگی دستور کے مطابق کیسے رہ سکتی ہے.....؟ جہاں رہبر ورہنما امام الانبیاء ﷺ ہوں، سیکھنے والے صحابہ کرام ہوں، وہاں ہدایت ونجات کیلئے قرآن ناگزیر ہو تو کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہیں......؟

محترم ساتھیو! شیطان کی لپیٹ سے بچیں، اپنی اپنی استعداد کے مطابق سب کیلئے قرآن مجید کو سمجھنا بہت ضروری ہے، بالخصوص تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ قرآن کو رہنما بنائے بغیر انسان صحیح ہدایت پر رہ سکے۔ ان عارضی ایام نے تو گزر ہی جانا ہے، پروردگار ہمیں اس سرچشمہ ہدایت سے بھرپور طریقے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

موت سے پہلے حقیقت حال سے آگاہ ہونے کیلئے درج ذیل نقلی دلائل پر بھی غور وفکر فرمالیں:

(1)۔ بروز قیامت شکایت: مذکورہ غلط فہمی کی بنیاد پر مسلمان اپنے 'دستور حیات' کی رہنمائی سے محروم ہو چکے ہیں اور محض اسکی رسمی تلاوت پر ہی اکتفا کرتے ہوئے اس فانی و عارضی زندگی گزار کر ہمیشہ کے لیے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ فی زمانہ مسلمانوں نے واقعتاً قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا ہے جس کی شکائت خود آنحضور ﷺ بروز قیامت رب کی بارگاہ میں یوں کریں گے:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ٥﴾

"اور عرض کریں گے رسول ﷺ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا (نظرانداز کردیا تھا)" (الفرقان:30)

جسکی شکائت آنحضور ﷺ نے کردی اسکی شفاعت کون کرے گا..............؟

(2)۔ سعادت وشقاوت کی بابت فیصلہ کن رہنمائی:

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم ہوا تو انسانیت کے حوالے سے بہت بڑی خبر دی گئی:

﴿قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى ٥﴾ (طٰہٰ،آیت:123)

"فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ، تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ جب کبھی تمھارے پاس میری ہدایت (تعلیمات وحی) آجائے تو جو بھی میری اس ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا۔"

یعنی وہ قوم جو آسمان سے نازل ہونے والی ہدائت کو رہبر بنائے گی صرف وہی گمراہی سے بچ سکے گی اور اسی کے اچھے انجام کی گارنٹی دی گئی ہے۔ کیا کوئی شک باقی رہ جاتا ہے......؟

(3)۔ قرآن مجید کی بابت انسان کا محاسبہ: قرآن مجید کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے سمجھ کر زندگی کا مقصد بنایا یا نہیں؟

﴿ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴾ (زخرف:43-44)

''پس جو وحی تمھاری طرف نازل ہوئی ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو۔ یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں۔اور کچھ شک نہیں کہ یہ کتاب خود تمھارے اور تمھاری قوم کے لیے ایک نصیحت نامہ ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اسکی جواب دہی کرنی ہوگی۔''

کیا ہم اس جواب دہی پر یقین رکھتے ہیں؟ تو اسکی فکر ہم نے کی.........؟

(4)۔ قرآن مجید کو فراموش کرنے کا انجام: وہ لوگ جو اللہ کی آیات کو سمجھنے سے آنکھیں، کان اور دل کے دروازے بند کر لیں ان کے متعلق پروردگار نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا﴾

''اور جو کوئی اس دنیا میں (قرآن مجید سے) اندھا بن کر رہا، وہ آخرت میں بھی اندھا اُٹھایا جائے گا اور راستے سے بھٹکا ہوا'' (بنی اسرائیل:72)

کیا شک کی گنجائش رہ جاتی ہے، کیا اب بھی اسے سمجھنا زندگی کا اہم ترین مقصد نہیں بنائیں گے...؟

(5)۔ آنحضور ﷺ کا تو آلہ دعوت ہی قرآن تھا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو تخصیص کے ساتھ قرآن کے ذریعے ہی وعظ و نصیحت کرنے کا حکم دیا۔اسی قرآن کی بنیاد پر آپ ﷺ نے لوگوں کو اللّٰہ کی طرف بلایا۔حتیٰ کہ کفار کو جو خطوط لکھے وہ بھی قرآنی آیات پر ہی مشتمل تھے، حکم ہوا:

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ﴾ (سورۃ ق، آیت:45)

''پس نصیحت کرتے رہو اس قرآن کے ذریعے ہر اس شخص کو جو (میرے) عذاب سے ڈر رکھتا ہے''

کیا ہم سمیت ہماری مذہبی جماعتوں کو دعوت کی بنیاد قرآن پر رکھنے کی ضرورت نہیں، تاکہ حقیقی اصلاح کے ساتھ ساتھ باہمی اختلافات بھی ختم ہو جاتے........؟

(6)۔جزاوسزا کا فیصلہ قرآن پر: بہت بڑی پریشانی کی بات یہ ہے کہ بروز قیامت جزاوسزا کا فیصلہ قرآنی آیات پر ہوگا۔متعدد آیات میں صرف ایک آیت ملاحظہ کریں:

جب دوزخی دوزخ کے عذاب سے چلائیں گے تو انہیں کہا جائے گا:

﴿لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنصَرُوْنَ o قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَo﴾ (المومنون:65-66)

''مت چلاؤ آج یقیناً تمھیں ہم سے آج کوئی نہیں بچا سکتا۔یقیناً (دنیا میں) میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تمھیں، تو تم الٹے پاؤں بھاگ نکلتے تھے۔''

کیا اب بھی ہم قرآن کو سمجھ کر اسے زندگی میں لانے کیلئے آمادہ نہیں ہوں گے......؟

(7)۔امت قرآن مجید کے حوالے: آپ ﷺ اپنی امت کو قرآن مجید کے حوالے کر گئے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

((اوصى النبى؟ فقال: لا فقلت: كيف كتب على الناس الوصية او امروبها؟ قال: اوصى بكتاب الله)) (صحیح بخاری، کتاب المغازی)

''کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو وصی بنایا تھا؟ کہا نہیں، میں نے پوچھا کہ لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہے یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے مطابق عمل کرتے رہنے کی وصیت کی تھی''

(8)۔بروز قیامت قرآن مجید کا حجت بننا: پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ((القرآن حجته لک او علیک)) (مسلم، کتاب الطہارہ)

''(بروز قیامت) قرآن مجید تیرے حق میں حجت (دلیل رگواہی) بنے گا یا تیرے خلاف حجت بنے گا''

یقیناً ایسا ہونے والا ہے، جو اس کو رہبر بنائیں گے یہ ان کے حق میں دلیل بنے گا اور دوسروں کے خلاف۔

(9)۔ قبر کا چوتھا سوال! تین سوالوں سے تو ہم آگاہ ہیں لیکن چوتھے سے نہیں اور یہ چوتھا سوال قرآن مجید کے متعلق ہے، فرشتے پوچھیں گے:

''۔۔۔(1) تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ (2) وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے، وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ (3) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں یہ کون صاحب ہیں جو تمھارے درمیان بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ (ﷺ) ہیں (4) وہ دونوں کہتے ہیں تمھیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے میں اس پر ایمان لایا اور اسکی تصدیق کی۔۔۔'' (ابوداؤد:4673)

تو وہ جس نے اللہ کی کتاب کو سمجھنے کے لئے اسے پڑھا ہی نہیں، اسکے دل میں اسلام کی حقیقت اور یقین کیسے پیدا ہوسکتا ہے.....؟ اور وہ قبر میں کیا جواب دے گا.....؟

لمحہ فکریہ! ان بین دلائل سے بالکل واضح ہوگیا کہ صرف علماء ہی نہیں بلکہ ہر پڑھے لکھے انسان کیلئے قرآنی احکامات کو سمجھنا ازحد ضروری ہے، اسکے بغیر نجات ممکن نہیں، لیکن افسوس ہے ہمیں اپنے پسندیدہ اکابرین کی باتوں پر تو یقین آجاتا ہے لیکن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی ان مظبوط اور شدید وعیدوں پر نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو قرآن حکیم کو بہت وقت دیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ (کتاب اقامۃ الصلوٰۃ) کی روایت کے مطابق صحابہ کرام سات دن میں قرآن (سمجھ کے ساتھ) ختم کرلیا کرتے تھے۔ اگر بہت مصروفیت ہے تو بھی کم از کم ایک آدھ گھنٹہ (ایک صفحہ یا ایک رکوع) قرآن فہمی کیلئے بلاناغہ ضرور نکالنا چاہیئے۔

قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے کے متعلق اہم حقیقت آشکارا ہونے کے بعد ان شبہات کو اختصار سے واضح کیا جاتا ہے جو لوگوں کو قرآن فہمی سے دور کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اصل محرک تو شیطان لعین ہے۔ بہرکیف جو چیزیں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں وہ یہ ہیں:

(1): اسے سمجھنا بہت مشکل ہے: کوئی بھی چیز سیکھنے کیلئے مشقت تو اٹھانی ہی پڑتی ہے۔ بہرکیف قرآن مجید اپنی وسعت و گہرائی کے باوجود ضروری و بنیادی ہدائت کے اعتبار سے آسان ہے جیسا کہ

فرمایا:﴿وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍo﴾

''یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔؟''(القمر:17,22,32,40)

غور فرمائیں: ایک ہی بات کو چار مرتبہ دہرایا پھر تحقیق کے ساتھ شک کا خاتمہ کر دیا پھر سوالیہ انداز اختیار کیا تا کہ بات سمجھ آجائے کہ عام لوگ بھی اگر کوشش کریں تو بنیادی وضروری ہدائت اس سے حاصل کر سکتے ہیں،مزید تسلی کے لئے دیکھئے:(النحل:آیت:89)

(2): گمراہی کا خوف: فرقوں کے دفاع میں ایسی بات کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جاتا ہے،حالانکہ قرآن سے صرف وہی گمراہ ہوتے ہیں جو گمراہی پر رہنا چاہیں،نہ کہ مخلص لوگ:

﴿یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ﴾(البقرہ:26)

''وہ اس قرآن کی مثال کے ذریعے کئی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس سے گمراہ نہیں کرتا مگر فاسقوں کو۔''

(3): اسے سمجھنا صرف علماء کا فرض ہے: ہم سب کا اللہ کی بارگاہ میں محاسبہ ہوگا،سب کی قرآن کی بابت جواب طلبی ہوگی جیسا کہ اس تحریر سے واضح ہو گیا، یہ درست ہے کہ علماء حضرات کی ذمہ داری عوام کی بجائے زیادہ ہے۔

کون سی تفسیر پڑھی جائے؟

اب اصل سمجھنے والی بات یہی ہے کہ کون سی تفسیر پڑھی جائے؟ اگر ہم اپنے پروردگار سے رہنمائی لیں تو وہ فرماتا ہے:

﴿وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴾

''اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچا دی ہے جس کو ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کر کے بیان کر دیا ہے، وہ ہدایت اور رحمت ہے اان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے (یعنی جو اللہ کی بات کو من وعن تسلیم کر گئے)۔''(الاعراف،آیت:52)

انتباہ! اکثر مفسرین نے اپنے اپنے مکاتب فکر بچانے کیلئے قرآنی احکامات کے ساتھ بہت ناانصافی کی ہے

حالانکہ ایسا کرنا خدا بننے کے مترادف ہے۔اگر آپ واقعتاً پکڑ سے بچنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے بغیر تفسیر کے کوئی سا آسان ترجمہ دوتین دفعہ پڑھیں،قرآن چونکہ خود اپنی تفسیر کرتا ہے اسلئے اکثر چیزیں دوران ترجمہ ہی مختلف مقامات پر واضح ہوجائیں گی۔ پیارے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عموماً باہم اور دوسروں کو بطور دعوت براہ راست قرآنی آیات ہی پڑھ کر سناتے تھے۔ پھر بھی اگر وضاحت درکار ہو تو بخاری اور ترمذی شریف سے کتاب التفسیر پڑھیں۔اسکے باوجود بھی تفسیر پڑھنے کی ضرورت محسوس ہو تو یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ غیر نبی بڑے سے بڑا عالم بھی خطاء سے پاک نہیں،اسے غلطی لگ سکتی ہے،اسلئے مفسرین کی رائے کو حتمی نہ سمجھا جائے بلکہ آیات کے معنی و مفہوم کے قریب رہا جائے۔اگر واقعتاً آپکے نزدیک اللہ و رسول ﷺ کی اہمیت سب سے بڑھ کر ہوئی تو یہ کام آپ پر گراں نہ ہوگا۔

<u>خدا بول رہا ہے:</u> قرآن اللہ کا کلام ہے،کیا مطلب؟ یعنی اللہ نے انسانیت سے گفتگو کی ہے۔زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہمارے خالق نے ہمارے ساتھ بطور رہنمائی بات کی ہے۔کتنی بدنصیبی ہے کہ ہم عام لوگوں کی بات کو تو اہمیت دیں،اسے سنیں،سمجھیں،اسکی پیروی کریں لیکن خالق کائنات کی گفتگو کو نہ سنیں،نہ سمجھیں اور نہ عمل کیلئے ہمارے اندر شوق و جذبہ ہو۔پیارے ساتھیو جلد از جلد اللہ کی بات کی طرف متوجہ ہو کر دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لیں۔

<u>آخری نصیحت!</u> ہمارے رب نے پیارے رسول ﷺ کو تخصیص کے ساتھ حکم دیا:

﴿وَ ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ﴾ (الانعام:70)

''اور انہیں نصیحت وتنبیہ کرتے رہو (اس قرآن) کے ذریعے سے کہ کہیں کوئی اپنے اعمال کے وبال میں گرفتار نہ ہوجائے۔''

الحمدللہ ٹھوس دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ نجات کیلئے علماء سمیت ہم سب کیلئے قرآن مجید کو سمجھنا ازحد ضروری ہے۔محض رسمی تلاوت یا ادب و احترام شائد کام نہ آسکے۔اب فیصلہ آپکے ہاتھ ہے کہ زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہیں کہ نہیں........!

[ماخوذ کتاب:قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟]

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔